إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ
عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

شفقیہ
ساقی نامہ

مطبع آفتاب دکن شہر ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۵ میں چھپا

اداسے دیکھہ لو جاتا رہی گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا



مے توبہ شکن پلا ساقی — جام پر تو فگن پلا ساقی
لا پلا دے شراب لندنکی — لا پلا دے شراب لسبن کی
لا پلا مجھکو بادہ پیرس — کر دے سرشار صورت نرگس
پرتگالی شراب دے مجھکو — برشگالی شراب دے مجھکو
ارغوانی شراب دے ساقی — زعفرانی شراب دی ساقی
جلد دیدے ساغر آتش تر کا — جو کلیجہ پہ جا کے دے چرکا

دے اوسی مین سے بہر کر جام پہ جام　　مست ہاتھی ہے جس شراب کا نام

مے پلا تند گھنگھرج پر شور　　جس کے پینے سے نشہ ہو گھنگور

اس طرح سے ہون عقل و ہوش تباہ　　جیسے ڈس جائے کوئی مار سیاہ

مے دے جادو آتشہ ساقی　　خون جب تک بدن مین ہے باقی

جس مین دونی ملی ہو الکوہل　　استخوان پھونکے صورتِ مشعل

شعلہ اوٹھنے لگین جسے پی کے　　آگ جو بہیں مین ہے پانی کے

لالہ سان داغ کو جگر کو لگے　　منہ نہین پھیرنے کا ساغر سے

رعشہ پیدا ہو مثل شاخ گل　　ہاتھ سے پر نہ چھوٹے ساغرِ مُل

حال دل غنچہ کی طرح ہو تباہ　　پر صراحی کی دل سے جائے نہ چاہ

ڈاک لگ جائے گو بسان سبو　　پر زبان پر رہے بیان سبو

نور اوڑ جائے رخ سے مثل سحر　　ہو صبوحی کا جام پیش نظر

زرد ہو جاؤن زعفران کیطرح　　رنگ رلیان ہون ارغوان کیطرح

چہرہ پر نور اتقا نہ سہی　　نشہ مے کی چاہیے سرخی

اب تو شیشہ سے آلگی ہے غرض　　خیر ہو جائے ہچکیون کا مرض

خفقان اختلاج ہو جائے　　کل جو ہونا ہو آج ہو جائے

وہ ہے وہ مے جسکو پی کے ہون سرشار
نہ رہے عقل و ہوش سے سروکار

نشہ مین شکلِ ساغر و مینا
خندہ بیجا ہو گریہ ہو بیجا

کرون اٹکھیلیان مین راہ ہو تیز
سرسون پھولی رہنے لگا ہو نین

نشہ ہو لے تو آئے چین مجھے
نہ رہے فکرِ شایتن مجھے

جام پر جام بھر کے مجھکو پلا
فکرِ محشر رہے نہ ذکرِ خدا

مجھسے ہوگی نہ واعظونکی خوشی
روزہ رکھنا بڑی ہے نفس کشی

مجھمین پیدا ہون صبر و حلم و وفا
مجھکو اسکا یقین نہین زنہار

نہین ہوتے ہین درست اخلاق
بیجہ ریاضت تو ہے نہایت شاق

شہوتونکو دبانا کیا ہے ضرور
بندۂ نفس رہنا ہے منظور

اسمین جو کچھ کہ ہو نہین پروا
سگ کے ہو جائین خصلتین پیدا

پی کے سو مرتبہ بہی آئے جو قے
مین نہ چھوڑون شراب ہے وہ شئے

مجھکو مستی پسند ہے دن رات
خوک کی طرح ہو ذلیل اوقات

نشہ مین ہے اگر نماز حرام
میرا ایسے نماز کو بہی سلام

کیا شبِ قدر مین فضیلت ہے
طاعتِ حق مین کیا حلاوت ہے

شب آدینہ پڑھتے ہین جو دعا
روتے ہین کیا سمجھ کے مرد خدا

ظلم یہہ ہونے کی ہوتی ہے معلوم
کہ وہ بادہ کشی سے ہین محروم

نہین یہہ عہد اور ہے ساقی — اہل یورپ کا دور ہے ساقی
کی ہے کوشش انہون نے خاطر خواہ — پائی ہے مدتون مین ہند کی راہ
کرکے زحمت جو آئے اتنی دور — محض ترویج بادہ تھی منظور
یہہ تجارت انہین مبارک ہے — اب یہان مے کشی ابد تک ہے
بادہ نوشون کی بادشاہی ہے — مے فروشون کی بادشاہی ہے
کس کا ڈر ہے پیون جو چھپکر جام — اب کہان ہے وہ شوکت اسلام
نہین وہ طور اب شریعت کا — ہو چکا دور اب شریعت کا
اب تو مے خوار ہین صغیر و کبیر — نہین ساقی یہہ عہد عالمگیر
مسجدونکی قرین ہین میخانہ — دور مین شغل سبحہ پیمانہ
عابدونکا ادب نہین مطلق — اوس طرف ہے اذان ادھر ہو حق

کسی گوشہ مین کیون نہ جاکے پیون — کیون نہ واعظ کو اب کہلاکے پیون
کیا مجال اب جو کچھہ کہے واعظ — کہا کے خون جگر رہے واعظ

جو مسلمان ہین اُمّتِ انگریز — مےکشی سے نہین اونہین پرہیز
بادہ خواری کا شغل گھر گھر ہے — اور تاڑی تو شیرِ مادر ہے
جس طرف دیکھو جوشِ مستی ہے — مے پرستی ہوس پرستی ہے
جسکو دیکھو ہے مبتلائے شراب — سرِ بازار ہے صلائے شراب
بادہ خواری کا حکم ہر جا ہے — خطِ ساغر بجائے طغرا ہے
ابر و باران پہ کچھ نہین موقوف — مے زمستان پہ کچھ نہین موقوف
باغ و صحرا پہ منحصر بھی نہین — لبِ دریا پہ منحصر بھی نہین
نہ شبِ ماہ کی ہے کچھ تخصیص — نہ سحرگاہ کی ہے کچھ تخصیص
مےکشی ہر جگہہ ہے دن رات اب — ہند سارا ہے اک خرابات اب
اب کہان وہ طہارت و تقویٰ — بادہ کش خود ہین حاکمِ اعلیٰ
محتسب جو ہین خود وہ ہین میخوار — حاکمِ وقت کرتا ہے بیوپار
کوئی چھوٹی سی بھی جو بستی ہے — تو بڑی وان بھی مے پرستی ہے
بنیے بقّال گو ہین دور وہان — میکدہ ہے مگر ضرور وہان
اس مین حکام کو بڑی گد ہے — اس مین لاکھون روپے کی آمد ہے
مست ہو ہو کے اب سرِ بازار — زاہد و نکلے اوچھالئے دستار

تھے جو اغوالِ شراب کے دشمن
جن سے تھی نشہ کشونکی ہرن

خوف سے جن کے پی نہ سکتے تھے
جن کی دہشت مین جی نہ سکتے تھے

سب پیو و پیین وہ اب جو کہتے ہین
چور کی طرح چھپتے پھرتے ہین

محکمون مین جو آج قاضی ہین
بادہ نوشون سے سب وہ راضی ہین

حاکمِ وقت کی عنایت ہے
بادہ کش مورد رعایت ہے

کر نمک پر بڑھا دیا محصول
مے کشونکو مگر کیا نہ ملول

پہلے پاسی چمار پیتے تھے
مردم بے وقار پیتے تھے

اب تو اہلِ علوم پیتے ہین
ماحیانِ رسوم پیتے ہین

انمین ہر اک بڑا مفسر ہے
ان مین ہر اک بڑا مقرر ہے

اہل تہذیب و باخبر ہین یہہ لوگ
ہم سبھون کے ریفارمر ہین یہہ لوگ

منہ سے بہتی ہے بات بات پہ رال
فنِ اسپیچ مین مگر ہے کمال

مست رہتے ہین دو پہر ہر روز
قوم کے ہین مگر بڑے دلسوز

بادہ خوار ہی ہین کیون نہ ہون مشتاق
ہین ہمارے معلمِ اخلاق

خلق کرتے ہین یہہ ہنود کے ساتھ
ہے مروت بڑی یہود کے ساتھ

گبر و ترسا سے اختلاط بہت | مغبچون سے ہے ارتباط بہت

ہے تعصب مگر مسلمان سے | سخت نفرت ہو اہل ایمان سے

بے ریاضت یہہ ہوگئے مشتاق | آگئے سب محاسن اخلاق

بھول کر بھی کرین خدا کو نہ یاد | وقت کرتے نہین ذرا برباد

دیکھتے ہین سدا رہس ہر چند | ہین مگر وقت کے بڑے پابند

پھرون نشہ مین رہتی ہین لت پت | جانتے ہین یہہ وقت کی قیمت

ورد اسلام کا نہو کیونکر | اہل بیت نبی مین ہین اکثر

جد اعلی تھے بانی اسلام | اوس مین اصلاح کرنا انکا ہی کام

کالجون مین یہ کر چکے ہین پاس | اب ہوا اسلام کو انہین کی آس

بادہ خواری کے فن مین ہین کامل | اب یہ ہر علم کے ہوئے عامل

ان کو سب علم کیون نہون معلوم | موج مے ہو کلید باب علوم

نشہ مین بے سبب نہین یہ سکوت | دینگے تثلیث زاویہ کا ثبوت

کردی سکے تثلیث کہ کوئی زاویہ دیا ہے اشتہار انعام کثیر کا مدت سے اہل یورپ رسالہ

ان کو ممکن کوئی رصد ہو جو آج | زیچ بے شبہہ کرلین استخراج

یہہ ثوابت کی ناپتے دوری | نہین آلات - ہے یہہ مجبوری

ہین یہہ جر ثقیل مین اوستاد — کر چکی ہین بہت کلین ایجاد

پرزہ انجن کے ڈھال لیتے ہین — برق بھی یہ نکال لیتے ہین

سیکھہ کر کاٹنے اور چھری کا حساب — آگیا ان کو فن اصطرلاب

علم ملیٹیری پہ ہوی قادر — ساری ہیئت سے ہو گئے ماہر

آفت اسلام پر نئی ہی پڑی — کہ جہالت سی بھی ہی بری خبری

ہم تو جاہل ہین پر یہ حیران ہین — کونسے علم پر یہہ نازان ہین

بی اے تک پڑھتا ہی اگر کوی — چھوڑ دیتا ہے شعبہ علمی

ہوکے تاریخ مین اگر ایم اے — کونسا فخر ہو گیا اس سے

اوسمین بھی تو بعضین کوی تصنیف — منتفع جس سی ہون وضیع و شریف

ایک جغرافیہ ہے پایہ فخر — جانتے ہین اوسی کو مایہ فخر

مگر اوسمین بھی ہی یہہ انکا حال — نقشہ خود کہینچ لین یہ امر محال

اہل یورپ جدہر کو جاتی ہین — وان کا نقشہ بھی کھینچ لاتی ہین

ہی سیاحت مین کام اون پہ یہہ فرض — دیکھہ سایہ تاڑتے ہین وہ عرض

یہہ نہ عرض بلد نکال سکین — نہ مساحت کا خطیہ ڈال سکین

نکلے کس طرح ارتفاع بلاد — انکو وہ قاعدہ رہا نہین یاد

جا کے افریقہ کے بیابان مین — یہہ کبھی سمت تک نہ پہچانین
سیکھا انگریزی کا تو علم ادب — پر ہین اپنی زبان سے جاہل سب
ذوق تقریر سے نہین آگاہ — ہنگ تحریر سے ہنین آگاہ
کچھ بلاغت سے رابطہ ہی ہنین — کچھ فصاحت سے واسطہ ہی نہین
جا سے نیتے ہی نہین زبان کا لطف — مانتے ہی نہین بیان کا لطف
اسکا نشہ دماغ ہی مین نہین — یہہ شراب اوس ایاغ ہی مین نہین
اون کو افسوس یہہ نہین معلوم — پھر بہی اک حس ہے جس سے ہین محروم
ہوے سودی کی نثر سے آگاہ — نہین سودا کی نظم سے کچھ راہ

[illegible]

ہے ہین نیچرل نہین اشعار — نہین اونکو وقوف ہی زنہار
چہپا ہو زمہر عشق کا موقوف — اور پہیر ہون ذرا موقوف
عشق کے تذکرہ اگر ہین روا — اوسمین پہیر زہر کو بنا تھا ملا
پڑہ کے انگریزی نوکری جو ملی — آگئی کیا لیاقت علمی
سمجھے بس نوکری ہوی حاصل — اس بہلاوے مین رہگئے جاہل
تمنے سمجھے نہین مطالب علم — تمنے دیکھے نہین ہین طالب علم

محض گٹ پٹ پہ کیا مشیخت ہے ۔۔۔ صاحبو یہ نری حماقت ہے

ایک اہل زبان جو ہو جاہل
نہیں اوسکی برابری حاصل

آپنے کی بڑی یہہ ڈینگ شکوری ۔۔۔ کہ بنے انجمن کے سکریٹری
صدر محفل اوسے کیا تجویز ۔۔۔ بات کی بھی جسے نہیں تمیز
ممبر ونمیں جو لوگ ہیں داخل ۔۔۔ ان کی امت میں سب ہیں شامل
اونسے ہر واقعہ پہ چندہ لین ۔۔۔ انکو تمغے ملین خطاب ملین
پہنچے سرکار کے یونھیں نزدیک ۔۔۔ ہوے کونسل میں رفتہ رفتہ شریک
نکی شرکت سے بس ہوا یہہ حصول ۔۔۔ گاڑہی والون پہ بندہ گیا محصول
اب خوشامد کے فن میں پاس ہوے ۔۔۔ حاکمونکے بھی روشناس ہوے
پھر تو خفیہ بھی آنے جانے لگے ۔۔۔ خوب ادہر کی اودہر لگانے لگے
دہو کے حکام کو بہت سے دیئے ۔۔۔ اپنے مطلب یونہیں نکال لیئے
اک مسلمان وکیل کلکتہ ۔۔۔ مجھسے بھی معرفت تھی البتہ
مر گئے وہ مجھے بھی مرنا ہے ۔۔۔ سب کو اس راہ سے گذرنا ہے
عجب اس شخص کی حکایت ہے ۔۔۔ اور حکایت نہیں روایت ہے

جن دنون تھا اودھ مین فتنہ و شر | آئی تھی غدر کی خبر یہ جب
پہنچے یہہ اندرون ولیم فورٹ | اور کونیہ سے کی یہہ جا کے رپورٹ
کل کے دن آ کے مان سنگھہ یہان | لے گیا شہ سے غدر کا فرمان
جتنے ملک اودھ مین ہین راجہ | بادشاہ نے یہہ سبکو لکھہ بھیجا
کہ بغاوت پہ سب ہون آمادہ | بادشاہی علم ہوا استادہ
کی کونیہ نے سنکے یہہ تدبیر | کر لیا شاہ بے وطن کو اسیر
فتنہ جسوقت تک فرو نہ ہوا | چین اوس بے گناہ کو نہ ہوا
غدر کے بعد کھل گیا لیکن | لکھنؤ مین تھا مان سنگھہ اوسدن
اوسنے ہرگز نہین بغاوت کی | بلکہ سرکار کی اعانت کی
لارڈ کیننگ نے کی بڑی تحقیق | اس خبر کی نہ کچھہ ہوئی تصدیق
ہو گئی ہوتی کچھہ اگر صحت | آتی پنشن پہ بھی بڑی آفت
شبہہ ہوتا اگر ذرا سا بھی | کیسی پنشن نہ ملتی آزادی
الحذر اس طرح کی غمازی | الامان اس قدر سخن سازی
بس یہی ایک راہ ہے سبکی | ساری باتین ہین اپنے مطلب کی

دیکھ لے کانگرس مین ہمدردی | جتنے تھے سب کی کھل گئی قلعی
آپ لبرل اگر بنے تھے جناب | خان بہادر کا لینا تھا نہ خطاب
کہ لبرٹی سے بھی ہوئے بدظن | چھوڑ کر سنت گئے بہ ہر سن
گئے یورپ اگر تو کیا ہے کمال | آئینہ ہے وہانکا سب احوال
تھے وہان چشمہ علم کے جاری | تمنے سیکھی بس ایک بیخواری
پہلے تھے نیم وحشی و جاہل | اب بن آئے مہذب اور قابل
کہانا کانٹے چھری سے کہانے لگے | جہاڑو پنجہ سے اب کمانے لگے
جو کہ آئے ہین بنکے بیرسٹر | ہین وہ کولہو کے بیل سے بدتر
بیل وہ تو نکالے سرسونسے | یہہ ہین بیکار محض برسونسے
رہے برسون سفر مین رات اور دن | اپنی حد سے بڑھے نہین لیکن
ہین ترقی قوم کے جو علوم | اونمین سے ایک بھی نہین معلوم
صنعتیات سے نہ راہ ہے کچھ | نہ فلاحت مین دستگاہ ہے کچھ
نہ ریاضی نہ علم طبعیات | علم حیوان انہین نہ علم نبات
خاک جانین یہہ حل و عقد کا فن | سیکھ آئے ہین ترک نقد کا فن
دو رئیسون کو جب یہہ لڑوائین | تب کہین جا کے فیس کچھہ پائین

چین و جاپان نہین کاشغر چلتے
وان سے جوتے بنانا سیکھہ آتے

سب نے سیکھی ہے ایک ہی سی ٹکل
ہم ہین اونا سے رہے پوٹلی ٹکل

حاکمون سے کہ جو ہم زبان ہین ہم
تو بڑے اون کے انداز دان ہین ہم

کیا پلا کر او نہین شراب کا جام
پوچھہ لیتے ہو دل کا راز تمام

جانتے ہین جو لوگ ہین عاقل
یہہ بھی دعوے تمہارا ہے باطل

کونسلون مین براے بیت ہو تم
محض حکام کے پہندیت ہو تم

جیچ اون سب نے جسطرح کہو لے
تم لگے بولنے وہی بولے

نہین پولیٹکل کی آتی ہے بو
تم ابھی ہو نرے میان مٹہو

نہ شریعت کا حکم کچھہ مانو
واہ صد آفرین مسلمانو

کس سے سیکھی یہہ مغربی تہذیب
دین و دنیا کی جسنے کی تخریب

ترک مے ہی وہ خوبی اسلام
رشک کرتے ہین جسپہ سب اقوام

اس شرف کو بھی ہاے کھو بیٹھے
اس سعادت کو بھی ڈبو بیٹھے

ہوشمندی نے کیا خطا کی تھی
کہ پسند آئی تمکو بیہوشی

جب سے آئے شباب کے ایام
رات دن تم ہو اور شیشہ و جام

شغل مے حد سے بڑھ گیا اب تو — ہوش میں آؤ نہیں ذرا اب تو
دیکھو گردن کہیں ہے سر ہے کہیں — بکھرے جاتے ہیں گیسوے شکیں
دیکھکر یہہ تمہارا حال خراب — سر بزانو ہیں میرے احباب
کچھہ نہ اچھا نہ کچھہ برا دیکھا — ہاے دنیا کا تم نے کیا دیکھا
نشے میں او کراہنے والے — سہمے جاتے ہیں چاہنے والے
جام پر جام پی رہا ہے تو — سو کہا جاتا ہے دوستونکا لہو
نشے میں آپ ہی آپ روتے ہو — کیوں ہمارے حواس کھوتے ہو
کرتے ہیں بچپنے سے پیار تمہیں — ہم تو سمجھے تھے ہوشیار تمہیں
بچپنے سے سرفراز تم ہوگے — فارس یکہ تاز تم ہوگے
صاحب عزم و جزم تم ہوگے — مالک بزم و رزم تم ہوگے
ہوگے تم محفلوں میں صدر نشیں — ہوگے تم نامور جوان حسیں
کچھہ سبب ایسے تم نظر تو کرو — رحم اپنے شباب پر تو کرو
نہیں یہہ نام و نمود کے دن ہیں — ابھی تو کھیل کود کے دن ہیں
ورزشیں ہوں یا صنعتیں ہوں کثیر — گوے و چوگان نشانہ و نخچیر
ہو فرس مثل آیت نازل — رکھہ لو ٹاپونکی نیچے دشت و جبال

چاہئے تم کو مشق تیر و تفنگ نوجوان ہو شباب کی ہے اُمنگ
یوں نشانہ کوئی لگا نہ سکے تیر زد پہ سے بچ کے جا نہ سکے
دشت و دہ میں بندھے تمہاری دھاک کبھی خالی نہیں ہے فتراک
قدر افگن کوئی نہ ہو تم سا اور تہمتن کوئی نہ ہو تم سا
نہ کسی علم و فن کو چھوڑو تم اس جہالت کا کفر توڑو تم
شہر میں ہوں جہاں میں جب شاکی دھوم ہو شوخی طبیعت کی
کیا ستم ہے اگر نہ آئے یقین کہیں دنیا میں بھی ہیں تم سے ذہین
اس بلا کی طبیعتیں ہیں کہاں یہ روانی یہ جودتیں ہیں کہاں
آگے بڑھ جاؤ سب سے چار قدم نکلے ہمسر کوئی جہان میں کم
عالم کی چھان اور بیان کرو اپنے ہاتھوں سے امتحان کرو
بجلی جب چاہو تب گرا لو تم قلعہ جب چاہو تب اڑا لو تم
جب ذرا تم کو ولولہ آ جائے تم جہاں چاہو زلزلہ آ جائے
زور اپنا ہوا پہ بھی ڈالو ؛؛ ابر کو روک کر برسوا لو

توپ گولا کے پرزے ڈھالو آپ سب کلیں دیکھ کر بنا لو آپ
سیکھو دنیا کی سب زبانوں کو مات کر دو جہاز رانوں کو

سارے عالم کی سیر کر آؤ | بحر کا حال کو پیر کر آؤ
تار پر بھیجتے ہو روز خبر | بے خبر علم برق سے ہو مگر
تار بے تار سے لوٹتی ہین جہاز | کچھ تو سوچو کہ اسمین ہے کیا راز
قلعہ ڈہانے کے کونسے ہین اصول | پل بنانے کے کونسے ہین اصول
یہہ ہے یورپ کا سحر یا اعجاز | کہ غبارہ مین کرتے ہین پرواز
فاسفورس نکلتا ہے کیونکر | آپ ہی آپ جلتا ہے کیونکر
نسخہ یہہ کیمیا کا رکہو یاد | شورہ گندک ہے اسمین اور فولاد
تم بہی پگہلا سکو اگر لوہا | بنگیا سمجھو سیم و زر لوہا
کوئی توجہ اسمین ہوگا بیکار | ڈالو سنکہیا اور سہاگہ سنبل کہار
اسکو سمجھو نہ فن لوہارونکا | مشغلہ ہے یہہ تاجدارونکا
کچھ ہے معلوم بطن انسان مین | کتنے پردہ ہین کتنے تجویفین
کن رگون مین ہے خون کا دوران | سوتے کیونکر زمین مین ہین روان
بہلے ندی کدہر سے آتی ہے | اور پہر آخر کدہر کو جاتی ہے
دوسرے سمت کیون نہین بہتی | ایک ہی چال سے کیون نہین تہری

کلا کرن جاتا کیون چل کہ چلو بلندی ہے

ابر پانی کہان سے لاتا ہے — کیا سمندر سے پی کے آتا ہے
برق و باران مین آگ کیسی ہے — اور یہہ پانی مین آگ کیسی ہے
مہر و مہ کا گہن یہہ کیسا ہے — آسمان پر چمن یہہ کیسا ہے
کہتنی بڑہتی ہے کیون لیل و نہار — چرخ چارم ہے یا زمین دوار
جب سمجہہ مین یہہ کچہہ نہین آتا — دم تمہارا نہین ہے گہبراتا

تم پہ واجب ہے کسب علم و فنون
نہ کہ یہہ مستی شراب و جنون

سنتے ہین ایک مست پی کے شراب — گر پڑا راہ مین بحال خراب

[illegible]

رال منہہ سے جو ٹپکنے لگے — شکل نحس اور بہی سہنکنے لگی
اکے منہہ چاٹنے لگا کتا — بولی خوش ہوکے نشہ مین چڈہا
یار تیرا ہو دو جہان مین بہلا — ان خدا ترسیونکا پا تو صلہ
ٹانگ اوٹہا اوس نے منہہ پہ موت دیا — تب یہہ شکریہ مسخرہ نے کیا
کتنی بندہ پہ مہربانی ہے — واہ کیا گرم گرم پانی ہے
سنیئے نقل ایک امیرزادہ کی — اگلے لوگون کے آنکہہ کی دیکہی

ناز و نعمت مین جب ہوا وہ جوان | باپ نے بیاہ کا کیا سامان
ڈہونڈ ہی اک نازنین ماہ جبین | دُرِ ناسفتہ کی طرح سے حسین
ہوگیا پھر جشن حکمِ امیر | ہوے سرگرم سب صغیر و کبیر
سج گئے گھر سب دولہن کی طرح | فرش رنگین بچھے چمن کی طرح
ہوئی گانے بجانے کی صحبت | در دولت پر آگئی نوبت
تھا یہہ مشاطہ ڈومنی کا او سدن کام | کہ دولہن کو بنا کے لین انعام
محو تہین حجلۂ عروسی مین | مسّی کاجل مین کنگہی چوٹی مین
ایک موتی پرو تی بالون مین | او لجہی اک موتیون کے مالون مین
بند انگیا کی ایک کستی تہی | آئینہ اک دکھا کے ہنستی تہی
ہوگئی بن سنور کے وہ خورشید | سونے مین زرد موتیون مین سفید
ہوئی دولہ کی پہر محل مین طلب | کہ بگاڑی وہ اس بناؤ کو اب
یہہ کسی کو خبر نہ تہی اب تک | شام سے پی رہا تہا وہ مردک
رات جب اس شغل مین کچہہ آئی | ہوگیا نشہ مین وہ سودائی
گھر سے چل نکلا منہہ اونہا ہوے | اور دہوان دہار نشے چہائے ہوے

کبھی گرتا کبھی سنبھلتا تھا — لڑکھڑا لڑکھڑا کے چلتا تھا

کوچۂ زلف کی سی وہ گلیان — جن مین تاریکی شب ہجران

گرا پڑتا وہ بے شعور گیا — نہین معلوم کتنی دور گیا

دخمہ تھا اک مجوسیون کا وہان — سمجھا یہ مسخرہ دولہن کا مکان

لوگ جو قوم مجوس مین سے ہین — دفن کرتے نہین وہ لاشون کو

لاشین دخمہ مین بس پھر آتے ہین — اور گدھ پر شتی گر آتے ہین

تھی جو اک لاش پیر زال مجوس — سمجھا نشہ مین اوسی کو عروس

رات وہ قبر کی تھی بھاری رات — سویا مردہ کے ساتھ ساری رات

آفت عقل و فنون ہے شراب — مایۂ شورش و جنون ہے شراب

کر بشر صورت کو پری سمجھے
اور حیوان کو آدمی سمجھے

تھا یہ اگلے زمانہ مین معمول — سلطنت کا تھا یہ درست اصول

صحبت شہ مین رہتے تھے عقلا — بار پاتے نہ تھے کبھی جہلا

چند اشخاص بزم مین شہ کی — ہو نہ سکتے تھے باریاب کبھی

خاصۂ ایک دوسرے مجنون — تیسرے مسخرہ ذلیل و زبون

اون دنون کے تھے لوگ اہل خبر — اون پہ صحبت کے منکشف تھے اثر
بد بنائیگا جو کہ ہے بدکار — بادہ خواری سکھائیگا میخوار
پور تیمور تھا جو میران شاہ — صحبت بد مین ہو گیا وہ تباہ
کر دیا بادہ خوار لوگون نے — کی بُری چال یار لوگون نے
پڑ گئے یہہ شراب کی لت مین — حکمران وہ سبنے ولایت مین
نہ رہا ملک و مال سے سروکار — ہو گیا عقل و ہوش سے بیزار
نشہ مین ایسی کچھ ملی لذت — سلطنت پر رہی نہ پھر رغبت
کیا مزہ ہے شراب خواری مین — نہین وہ لطف شہریاری مین
رہ گیا نام کو نگین شہی — اصل مین شان خسروی نہ رہی
ہو گیا شہریار مست شراب — کر دیا شہر مفسدون نے خراب
صاحب ملک و مال ہو کے اگر — رکھے کچھ ملک و مال کی نہ خبر
کہتے ہوین گو کہ شاہ سب اوسکو — نہین پھبتا ہے یہہ لقب اوسکو
ایک دہقان اگر ہو اور فقیر — صاحب ہوش و صاحب تدبیر
اوس پہ اسرار ملک ہون ظاہر — حکمرانی کے فن مین ہو ماہر
تو ہماری ہے اصطلاح یہی — کہ ہے زیبا اوسے خطاب شہی

الغرض ناؤنوش کی عادت | لائی می نوشی پر پڑی آفت
ہوا تیمور اس خبر سے ملول | سلطنت سے کیا اوسی معزول
اوسکے مغوی تھی جتنے مرد و زن | اون سبھونکو کیا اسیر رسن

ایک نے حکم سے نہ سر کھینچا
سبکو چن چن کے دار پر کھینچا

کس قیامت کی شی ہی عیاشی | رندی و میکشی و اوباشی
ہوش ہو جاتے ہین ہوا اسمین | عقل رہتی نہین بجا اس مین
اتباع ہوا و حرص و ہوس | زخ مرآت ذہن کو ہی نفس
می و مینا و جام و سبزہ زار | ہی اس آئینہ کے لئے زنگار
آپ ہی جب نہ آئنہ مین رہی | طبع ہو خاک صورت علمی
کہتا ہے خود حکیم ہشیار | کہ ہوا اتفاق یہہ اک بار
ایک شب دوستون کی صحبت مین | صبح کی مین نے عیش و عشرت مین
متفرق ہوا جو وہ جلسہ | درس شیخ الرئیس مین مین گیا
شیخ اوس دن جو کچھہ بتاتا تھا | کچھہ مری فہم مین نہ آتا تھا
ہوئی حکمت کے جو نکات بیان | کچھہ نہ سمجھا مین رہ گیا حیران

آنسو آنکھوں مین شیخ بھر لایا — اور برآشفتہ ہو کے فرمایا
سیکھ کر یہہ معارف حکمی — حیف ہے جہل مین ہوئی کمی
عمر ضایع کی شاید آنکھی رات — ہرزہ کاری مین کی بسر اوقات
سمجھ کر ہین ایسی مشق جسمانی — جس سے ہو عاقلو نکو حیرانی
کرتے ہو تم ریاضت اخلاق — ہای اسکے بھی تو نہین مشتاق

کہ ذرا جاہلون کو ہو حیرت
دیکھ کر تم مین جلوہ حکمت

سن لے جو بندہ طبیعت ہے — بادہ خواری خلاف فطرت ہے
کون سا پھل ہے باغ قدرت مین — نشہ جس مین ہو اصل خلقت مین
سڑکے ہوتا ہی جوش جب پیدا — نشہ ہوتا ہی رس مین تب پیدا
ہے شراب اختراع شیطانی — متعفن سڑا ہوا پانی

[illegible]

حاکم قرطبہ ہوا جو حکم — کردی انگور کی زراعت کم
یعنی انگور ہی ہون کیون پیدا — کہ بنے اوس سے بادہ صہبا
اندلس کو رہیگا یاد سدا — عہد منصور ابن یوسف کا

اوس قلمرو مین میکشی تہی محال | یکقلم ہوگیا تہا استیصال
چہپ کے بہی جس نے پی ہوا وہ اسیر | مجمع عام مین ملی تعزیر
پوچہا بایع کا اوس سے نام و نشان | کارخانہ وہ کردیا ویران
اس طرح خاک مین ملی تہی شراب | جیسے مٹی ہے میکشون کی خراب
تہا ابو جعفر ایک طبیب جلیل | اسی سلطان کی بارگاہ مین دخیل
اوس کو فرمان یہہ ہوا اک بار | نسخہ تریاق کا کرے تیار
سن کے یہہ شہ کی آرزو اوس نے | کی دواؤن کی جستجو اوس نے
ڈہونڈہی جو شے وہ دستیاب ہوی | پر نہ ممکن کہین شراب ہوی
جا کے سلطان سے اس نے ذکر کیا | اوس نے خوش ہو کے تب جواب دیا
کہ بنانا کچہہ اب نہین ہے ضرور | تہا فقط مجہکو امتحان منظور
ہے نہایت ہی قابل نفرین | حال شہزادہ عظیم الدین
طمع زر مین ایسا وہ آیا | ایک تاڑی محال بنوایا
پہنچی اورنگ زیب کو جو خبر | اوس نے تنبیہ سخت کی اس پر
بہیجا اس طرح لکہہ کے اک فرمان | ہون مین اس فعل سے بہت حیران
گو کہ تحصیل زر کی صورت ہے | مجہکو لیکن بڑی یہہ حیرت ہے

دیا یہہ کسنے فتوی مہمل — کیا یہہ کسکے مشورہ پہ عمل
حق نے بخشے ہین صوبہ زرخیز — کرو مال حرام سے پرہیز

اگر آسائش رعیت ہے
اس سے بڑہ کر بہی کوئی دولت ہے

ہین جو عہد عتیق مین امثال — کیا مزہ کا ہے یہہ جواب و سوال
کون بے وجہہ رکہتا ہے افسوس — خود بخود کون غم سے ہے مایوس
عربدہ باز و فتنہ جو ہے کون — ہرزہ گفتار و یاوہ گو ہے کون
بے سبب کون شخص گہایل ہے — سرخی آنکہونکا کس کی کاجل ہے
وہ ہے جو دیر تک پئی بادہ — کبہی ممزوج اور کبہی سادہ
جس جگہہ ہو شراب گلناری — آب یاقوت کی طرح جاری
نکلے شیشہ سے جب پری کی طرح — سرخ ہو جام لالڑی کی طرح
آنکہہ اوٹہا کر نہ دیکہہ ادہر ہرگز — بہول کر بہی نہ کر نظر ہرگز
نشہ مین بے محل پڑیگی آنکہہ — زن بیگانہ سے لڑیگی آنکہہ
ٹیڑہے مضمون دل مین آئینگے — راہ تیڑہی تجہے بتائینگے
شغل ہے مسخرہ بناتا ہے — نشہ جو غضب مین لاتا ہے

نہین ہرگز یہہ عقل دانشمند　　کہا کے اوسکا فریب و دہوکہ گزند

ہوا عہد جدید سے بہی ثبوت　　نہین سکیپر وارث ملکوت

ہین جہان لاطہ و زناۃ و لصوص

ساتہہ ہی بادہ کش بہی ہین منصوص

کہہ گئے ہین رسول رب غنی　　شارب الخمر عابد الوثن

نہین تنزیل پر درست ایمان　　بادہ کش ہے مکذب قرآن

کیا جس نے سلام اوسے ہیہات　　کہوئے چالیس سال کے طاعات

لکہتے ہین مفتیان مغرب و شرق　　بول اور خمر مین نہین کچہہ فرق

اسکا ہر جرعہ مایۂ عصیان　　اسکا ہر قطرہ نطفۂ شیطان

ہے وہ کافر جو سمجہے اسکو مباح

ترک مین اس کے ہے امید فلاح

[illegible]

سمجہے ہو تم کہ رندی و الحاد　　ہے ترقی قوم کی بنیاد

سمجہے ہو تم کہ روزۂ رمضان　　محض فاقہ کشی کا ہے سامان

سمجہے ہو تم کہ یہہ رکوع و سجود　　محض بیکار ہین نرے بے سود

سمجھے ہو تم کہ سجدۂ طاعت — عقلا کو ہے باعث ذلت
سمجھے ہو تم کہ نعرۂ تکبیر — ہین فقط نالہاے بے تاثیر
سمجھے ہو تم وظائف سحری — طائران چمن کی نوحہ گری
سمجھے ہو رہنما کو سد راہ — ہے غضب لا الہ الا اللہ
اس سے بہتر یہہ بات تہی بہائی — ہو گئے ہوتے کاش عیسائی
لڑکے بالون کو اپنے لیکر ساتھہ — اہل یورپ کا دیتے ہاتھہ مین ہاتھہ
وہین کر دیتے ازدواج اونکا — ملک ہتا پہر اونہین کا راج اونکا
اور اگر یہہ نہین تو سن رکھو — نام کو بہی اگر مسلمان ہو
مے پیئین آپ یا سور کہائین — نہین ممکن وہ مرتبہ پائین
سمجھے ہو محض پیتے پیتے شراب — اہل یورپ ہوئے ہین بہرہ یاب
اور نہ تہے طیبات کے پابند — اس سبب سے ہوے وہ دانشمند
تو یہان سکے بہی ڈہیر اور گنجے — بے تکلف جو اوسنے ہین بڑہ کر
ہو گئے ہوتے خلق مین خوشحال — نام ہوتے پاسی اور سنتہال
کہ ہر اک چیز کہاتے پیتے ہین — چارپاؤن کی طرح جیتے ہین
اور برہمن جو ہین بڑے پابند — مٹ گئے ہوتے اونکے نام بلند

بت پرستی اگر نہیں ہے مضر — طاعت رب عالمین ہے مضر
کیا یہ اچھا خدا سے راز و نیاز — تمنے کی ترک کیا سمجھ کے نماز
اپنی تہذیب کا دیکھ کر اظہار — قید مذہب سے ہو گئے آزاد

یہہ نہ سمجھے کہ ہم میں اون میں ہے کیا فرق — ہے عقیدہ میں یوں ہی مغرب شرق
اونکو پہلے یہہ ہو چکی ہے تلقین — تین میں ایک ۔ ایک میں ہے تین
ہوا پیدا جو پیٹ سے ماں کے — تھا خدا ایسی میں وہ انسان کے
اور کہیں ہم کہ ۔ اللہ احد — صمد لم یلد و لم یولد
دل میں اللہ کچھہ تو ہو قائل — یہہ عقیدہ ہے ترک کے قائل
ہو گئے بندہ طبیعت حیف — عالم نو سے ہے غفلت حیف
کیا یہی ظلمت ہیولانی — ہے عروج کمال انسانی
کیا یہی خواہشیں ہیں اور شہوات — غایت ہستی و مآل حیات
ہو بہائم سے عقل میں ممتاز — اس میں قدرت کا کیا نہیں کچھہ راز
ہاں یہہ دہن میں یہہ گمان یہہ ادراک — سمجھے ہو مبدا اسکا آب او خاک
دیکھو تو آنکھہ بند کرکے ذرا — اور جانب بھی ہے کوئی رستہ
شرف نفس سے ہو بیگانہ — حیف اپنے تئیں نہ پہچانا

تھم بیا یم مین مل گئے جاکر — سمجھے اصل اپنی ریچھہ اور بنا

جتنے تھے فرقہ اباحیہ — فعل تھے سب کے غیر

کرتے آئے ہین اون پہ تقیے ہین — حکما گذرے جو الٰہیین

سب سے پہلے کیا ہے جس نے دلیل

ہے وہ بیٹا گری حکیم جلیل

[illegible]

کچھہ تمہین مین نہین برائی ہے ۴ — اونکے طرز و روش پہ مرتے ہیں

تھے عرب جبکہ اہل شوکت و باس — اہل یورپ نے پہنا اونکا لباس

مگر اتنا کہا تو مانو مرا — کُخذ واما صفا دع وما

علم اون کا نہ کچھہ ہنر سیکھا — فسق و الحاد و مکر و شر سیکھا

جبکہ ہین ہوشمند و فرزانہ — نہین تقلید کرتے کورا

سن چکے ہوگے تم ضرور یہ نقل — پکڑو عبرت اگر ہو صاحب عق

بیل کے پیچھے پیچھے اک تھا گدہا — رودی اوس پر نمک تھا اس

راہ مین ندی اک ملی پایاب — اوترے دونوں کے دونوں اوس

پہنچے پانی کے بیچوں بیچ مین جب — ایک غوطہ لگایا بیل نے تب

[illegible]

[illegible]

خر نے ٹکر یہ بات تب پوچھی — کہو یار اس مین مصلحت کیا تھی
بیل بولا کہ گھل گیا جو نمک — بوجھ کم ہوگیا مرا بے شک
پھر تامل نہ کچھ کیا خر نے — خود بھی غوطہ لگا لیا خر نے
ہوگئی روئی اور بھی بوجھل — اب جو نکلے تو ہوگئے اڑیل
علم کے حق مین ہے ضرر تقلید — آفت دانش و ہنر تقلید
بات جب تک نہ دیکھ لو معقول — محض تقلید سے کرو نہ قبول
نہ سمجھنا دلیل اقناعی — مسئلہ ہے یہ سب کا اجماعی
قوم ساری ہے جیسے ایک انسان — عصبیتہ ہے لیکن اوسکی جان
ہے اگر یہ چراغ افسردہ — قوم ساری ہے پیکر مردہ
پرتو افگن ہے جس جگہ یہ نور — ہے اوسی قوم کو فروغ ضرور
تھی ترقی کی جو کہ سیدھی راہ — چھوڑ کر اوسکو تم چلے ہو کراہ
اہل نخا سے رشتہ جب توڑا — عصبیتہ کا دائرہ چھوڑا
اس قدر ہاتھ پاوں تک بھولے — شوق منزل مین رستہ ہی بھولے
باندھے احرام تم چلے ہو جہان — اوسے ڈانڈے مین ہو فرنگستان

نہ کیا خود کوئی رفاہ کا کام — دین برحق کو کرتے ہو بدنام
ہنر و علم سے شئے دیگر ہے — دین و مذہب اک امر آخر ہے

مانع علم و فن نہیں اصلا
کہ شریعت ہے سہلہ سمحا

یہی اسلام نام ور تہا کبھی — مرکز حکمت و ہنر تھا کبھی
خلق کا دادرس یہی یہہ تھا — سارے عالم مین بس یہی یہہ تھا
ہین گذرے ہین اہل زور ایسے — شہسوار و سلاح شور ایسے
بحر ہند اونکی کشتیون کی تھی راہ — روس سے چین تک تھا جولانگا
اور وہ ہاتہون مین نیزہ ہائے بلند — جن کا سایہ فلک پہ ڈالے کمند
وہ تہے سدرہ نہ تھے جنگل — نہ وہ میدان منزلون چٹیل
قطع کرتے تھے بے دلیل و سبیل — دشت قبچاق و تیہ اسمٰعیل
من و سلوی تہا اونکا شہد اور شیر — زیب دستارخوان تہی نان فطیر
در قیصر سے جاکے تاج لیا — تخت فغفور سے خراج لیا
کبھی خالی کہین نہ جاکے پھرے — جب پہری بیرقین اوڑاکے پھرے
ڈوبے قلعہ نظر پڑینگے جہان

اونکی قبرونکے پائینگا نشان

علم کا جنکے ہاتہہ میدان تھا | کرۂ ارض گو سے چوگان تھا
جتنے ہین کوہ و دشت و بحر و بر | چین تک خالدات سے لیکر
ہر جگہہ کا دیا ہے انھین نے قرار | نقطۂ عرض و خط نصف نہار
ناپے ہین کر کے قاعدہ ایجاد | فاصلہ ارتفاع اور ابعاد
مندرج اپنی جدولون مین تمام | ہر بلد کا ہے اطول ایام
اوقیانوس پر تھی ایک رصد [له] | نہر سیحون پہ دوسرا مرصد
اصفہان و مراغہ و بغداد | مصر اور شام سب مین تھے ارصاد

له رصد اوقیانوس سے رصد طانجہ مراد ہے جو کہ محیط غربی کے ساحل پر واقع تھی اور مشرق مین الغ بیگ کی رصد تھی سمرقند مین جو کہ نہر سیحون سے قریب ہے پہلے اوسمین غیاث الدین جمشید کاشانی اور اونکے بعد قاضی زادہ رومی شارح ملخص چغمینی اور اونکے بعد علامۂ قوشجی صاحب رصد تھی اور اصفہان مین احمد بن داؤد کی رصد تھی اور مراغہ مین ہلاکو خان کی رصد تھی جسکو رصد ایلخانی کہتے ہین اوس مین محقق طوسی اور اونکے شاگرد علامہ قطب الدین شیرازی صاحب رصد تھے۔ در بغداد مین دو رصدین تہین ایک رصد بنی اعلم اور دوسرے رصد مامون اور مصر مین رصد حاکمی تھی جس مین ابن یونس مصری صاحب رصد تھا اور شام مین رصد ابن شاطر تھی

ایسے آلات جب نہ تھے بالکل | کہ دکھائی دین حلقتین زحل
تار برقی کے سلسلہ بھی نہ تھے | جس سے منظر کا اختلاف کھلے
اوس پر اتنا بڑہا یا ہیئت کو | آسمان پر چڑہایا ہیئت کو
حرکت ہمنے منضبط کر لی | دیدۂ ثور و قلب عقرب کی

ہمسے پہلے کھلا کسی پہ نہ تھا | انتقال اوج شمس کا اصلا
میل کو منطقہ کے ہے نقصان | بے خبر اس سے سارا تھا یونان
ہے مدار آفتاب کا کا داک | ہم سے نے یہہ مسئلہ کیا ادراک
س کی تعبیر ان م نون یہہ ہوئی | خط رفتار ارض سے ہے بیضی

کتاب تعریف طبقات الامم تالیف ابو القاسم صاعد اندلسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ سن دو سے چودہ ہجری مین یحییٰ بن ابی منصور اور خالد بن عبد الملک مروزی اور سند بن علی اور عباس بن سعید جوہری نے بحکم مامون عباسی دمشق و شماسیہ مین رصد بنا کی تھی اور زمان سال شمسی اور مقدار میل شمس اور خروج مراکز اور نقاط اوجات کی تحقیق کر لی تھی اسکی علاوہ بعض حالات ثوابت و سیارات بھی دریافت کر لئے تھے بلکہ ہر ایک شخص نے ایک ایک زیج علیحدہ بنائی تھی و تلک اول ارصاد وضعت فی الاسلام

ہم نے جیب و شرمین کی توفیق — جبر کو ہندسہ سے دی تطبیق
ضم مثلث سے کر کے خط مماس — نسبتون کو کیا ہمین نے قیاس
دیکھو بحث مساوات کا حال — حل کرے مال کعب و کعب المال
اکر و اسطوانہ و مخروط — لکھا ہر ایک کا بیان مبسوط
سب مبادی سکھا چکے ہین ہمین — سب کو رستہ دکھا چکے ہین ہمین

شدہ ہین یہہ وائرے جو آئے ہوئے
کنگھی اپنے ہین بنائے ہوئے

کوئی اسکا ثبوت دے تو ذرا — ہم نے سیکھا ہی کس سے قطب نما
کون پہلے یہہ جانتا تھا بھلا — شاید اجزاے آب مین ہی خلا
طائرونکو سکھائی نامہ بری — کی نباتات کی بھی کشت بری
یون لگایا درختون مین جوڑا — کہ نئی قسم کا ثمر توڑا
آج تک ہین وہ ادویہ مشہور — بیخ ریوند اور سنا کافور
ہم نے عالم مین کی مسیحائی — ہے گواہ اس پہ قوم عیسائی
جن کتابون سے پایا طب نے رواج — جن سے شائع ہوئے اصول علاج
ہے وہ قانون شیخ اور حاوی — اور تصریف ابن زہراوی

وہ حصاةِ مثانہ کا اخراج — وہ سلائی کے پہیرنے کا رواج

قابلہ ہین وہ قابلِ تحسین — قطع کر کے نکالنا وہ جنین

عمل ید مین ایسے تھے استاد — کئے آلات سیکڑون ایجاد

محقن انبوب لولب و رمجبرد — اور مشداخ و مدفع و مبرد

صحبتِ اہلِ اسلام مین [illegible]

[illegible]

سب نے سیکھا ہے ہمین سے بے شک — عملِ جبر کسر و رد الفلک

حکم قطعی ہین آج تک باقی — کیمیا ہلک ہو بزلِ مستقی

تھی کہان پہلے صنعتِ تعریق — ڈول جیتر نہ تھا نہ قرعِ انبیق

کیمیا کے ہین جس قدر اعمال — سب سے پہلے کئے ہمین نے خیال

سحق تکلیس تصفیہ تصعید — غسل تقطیر تسقیہ تجمید

اب تو کچھ بھی ہمین رہا نہین یاد

پر یہ نسخہ ہے اپنا ہی ایجاد

تھے ستارہ شناس سب نے مرد — ہر کہ و مہ فنِ نجوم مین فرد

سیف بھی منطقہ بھی جوزا کا — نجد کے رہبرون نے تھا تاکا

دیکھہ کر بس کواکبِ انوار ‌ ‌ ‌ لق و دق طی وہ کرتے تھے بیدار

تھا چراغ اونکا شعری تابان ‌ ‌ ‌ بہولتے تھے نہ راہِ ریگستان

چلتے باگین اوٹہاے جوق کے جوق ‌ ‌ ‌ آگے رکہہ کر ستارۂ عیوق

دیکھہ لیتے سہا کو جب سرِ راہ ‌ ‌ ‌ کرتے باہم وہ امتحان نگاہ

آسمان پر نظر اوٹہائی جب ‌ ‌ ‌ کہہ دیا مہ ہے داخل عقرب

وہ عطارد نے آج رجعت کی ‌ ‌ ‌ مشتری نے کچہہ استقامت کی

آج تو شام ہی سے کف خضیب ‌ ‌ ‌ خطِ نصف النہار کے ہے قریب

نحس ہوگی ضرور یہہ تاریخ ‌ ‌ ‌ ہے زحل سے قریب تر مریخ

خالی از لطف تہا جو دین اونکا

یہی منظر تہا اور چمن اونکا

کیسے کیسے عرب مین تہے نساب ‌ ‌ ‌ آج تک تو ہوا نہ اونکا جواب

وہ اصول درایت اخبار ‌ ‌ ‌ نقد اخبار کے لیئے معیار

قدما کے لکھے جو افسانہ ‌ ‌ ‌ بہر دئے کتنے ہی کتب خانہ

لکہا سب راویونکو نام بنام ‌ ‌ ‌ یونہین تاریخین سب لکھی ہین تمام

چہان مارو تمام روے زمین

یہہ ذخیرہ جو پاؤ گے تو ہین

فن تاریخ مین جو ماہر ہے — اوس پہ یہہ رمز خوب ظاہر ہے
ہوتا ہے جب شیوع معقولات — نہین رہتا ہے مذہبون کو ثبات
جس جگہہ برق یہہ چمکتی ہے — وان سے ظلمت ہر اک سرکتی ہے
پھیلتے ہین نئے نئے جو علوم — مذہب کہنہ ہوتے ہین معدوم
پہلے یونان مین جو ملت تھی — فلسفہ سے اوسے عداوت تھی
ہوے وان قتل کتنے ہی حکما — رہے محبوس کتنے ہی علما
کتنے ہی ہو گئے تھے شہر بدر — رہتا تھا کتنون ہی کو جان کا ڈر
روم مین راہبان نصرانی — فلسفہ کے تھے دشمن جانی
کیسی اس علم کی تباہی تھی — نہ پڑھے کوئی - یہہ منا ہی تھی
بند ارسطو کی تھین کتابین سب — پڑھ سکے کوئی یہہ مجال تھی کب
اور جو کچھ پڑھ لیا کسی نے کہین — ہو گیا صاف صاف وہ بے دین
جتنے مذہب جہان مین گذرے — نہین کوئی بچا اس آفت سے
پر وہ مذہب ہے مذہب اسلام — فلسفہ مین کیا ہے جس نے کلام
فلسفہ آگے یان ہوا کامل — فلسفہ درس مین ہوا داخل

علم کی ہر طرف تھی افزونی
ہر جگہہ مدرسہ فلاطونی

اللہ اللہ وہ الہیات
ضبط اجناس و کسب ماہیات

اونکے حصے کے وہ دقائق تہے
بس وہی عارفِ حقائق تہے

مشغلہ اونکا تہا یہہ ہر دم کا
کہ ہو ثابت حدوث عالم کا

دیکھ لے رکھتا ہو جو راہ اس مین
کتنے اسفار ہین سیاہ اس مین

متصل ہو کہ ذو مفاصل جسم
سارا بحث یہہ ہے اونہین کا طلسم

انفکاک رحے کا وہ الزام
اور وہ ابطال طفرہ نظام

وہ مثناۃ کی دلیل غریب
طفرۃ الزاویہ کی بحث عجیب

مان جاتا جو ہوتا افلاطون
دیکھ کر یہہ طلسم بو قلمون

خلوتون مین یہی تہی فکر اونہین
صحبتون مین اسی کا ذکر اونہین

کہ بلندی کہین تمام بہی ہے
کہین دوری کا انصرام بہی ہے

دیکھتے تہی جو یہہ حصار بلند
پہینکتے تہے وہ لامکان پہ کمند

تہین بحثین دلیل ترسی کی
سب کمندین ہین عرش و کرسی کی

عیب ایجاب اگر نہین ہوتا
فلسفہ اپنا عین دین ہوتا

فلسفی پر یہہ ہے بڑا الزام
گو وہ اپنے تئین کہے علام

جانور تو ہون فعل پر مختار
اور جان آفرین رہے ناچار

اوس سے ایجادِ عقلِ اوّل ہے
اور پہر جب کے وہ معطل ہے

علم جزئی کا جو ہوا منکر
کب صفاتِ کمال کا ہو مقر

جب حدوثِ جہان کا ہو انکار
خاک صانع کا پہر رہا اقرار

ہم اساطینِ علم و حکمت تہے
ہم براہینِ علم و حکمت سے تہے

علم تہا اپنا کارِ موردِ فی
علم تہا افتخارِ موردِ فی

جانتے تہے ہر اک زبان کو ہم
اور پڑہتے تہے ہر بیان کو ہم

رومی و سنسکرت و یونانی
نبطی و پارسی و سریانی

استفادات ہر زبان سے کیے
علم جتنے مفید تہے وہ لیے

ترجمہ کر کے کوئی رکہتا تہا
اور مطالب کوئی پرکہتا تہا

لکہتا ایک اوسکا حاصل و محصول
دیکہتا اک بچشم رد و قبول

کچھہ نہ کچھہ علم ہر زبان سے ملا
یہہ خزانہ کہان کہان سے ملا

ہر طرف بکہرے تہے جو در ثمین
جمع سب ہو گئے تہے آکے یہین

کی تہی جو ہر شناسون نے تیار
بے بہا سلک گوہرِ شہوار

کر دیا ہم نے رائگان اوس کو — لیگئے اوس کے قدردان اوسکو
ہون بزرگان ما سلف ایسے — ہاے افسوس اور خلف ایسے
ہم بزرگون کے فن سے ہین محروم — غیر قومون مین پہیلے ہین وہ علوم
آج عالم مین جو ہین صاحب فہم — اونکے قبضہ مین ہے ہمارا سہم

اپنی میراث بانٹ دی بے جا
تلک اذاً قسمۃ ضیزےٰ

طلب علم اور طبل و علم — دونون مین ہے ملازمت باہم
علم گویا کہ اک ہیولی ہے — سلطنت جس کی شکل زیبا ہے
علم ہے آفتاب نور فگن — رایت سلطنت ہے جس کی کرن
یا حکومت ہے ماہتاب کوئی — علم و حکمت ہے چاندنی جسکی
سلطنت جن کو ہو گئی حاصل — علم مین بہی وہ ہو گئے کامل
یا ہوا علم و فن مین جن کو کمال — ہو گیا حاصل اونکو ملک و مال
پر یہ اہل نظر کو ہے معلوم — کہ وہ سب کون کونسے ہین علوم
حکمران تہا جہان مین جب اسلام — منکشف ہو گئے تہے علم تمام
تہا جو یعقوب فیلسوف عرب — اوسکے رتبہ کو جانتے ہین سب

[illegible]

ترجمہ سب فنون یونا نے	کیئے تحقیق سے بدآسانی
دیا اس قاعدہ کو اوسنے رواج	سمت کا ہو کرہ پرا ستخراج
آلہ ایسا کیا تھا ایک ایجاد	جس سے دریافت ہوتے تھے ابعاد
اور اجزا کیئے کچھہ ایسے بہم	کہ ہو فولاد جس سے مستحکم
قاعدہ اوس نے وہ کیئے پیدا	مثل بلور صاف ہو شیشہ
تھے بلا کے ذکی بنی شاکر	سعی مشکور اونہونے کی ظاہر
ناپ کر ایک وادی سنجار	سب زمین کے بتادیئے اقطار
ایسے آلے نکالے پر حکمت	مرکز ثقل جن کو دی حرکت
سکیڑون آلہائے جر ثقیل	کیئے پیدا اونہونے لکھہ کے دلیل
اب وہ آلے بھی دست یاب نہین	نہ دلائل کی ہے کتاب کہین

له [illegible]

متطبب محمدِ رازی — طب کو جس سے ہوی سرفرازی

تہا وہ بقراطِ عصر و ماہر فن — کاشفِ مغلقاتِ اغلوقن

عمل ید کا موجد کامل — ید طولی علاج مین حاصل

یہہ حکایت ہے شہرۂ آفاق — تہا خراسان مین اک مریض خناق

پہنچا ادرام حلق سے جو گزند — آمد و شد نفس کی ہو گئی بند

کیا فوراً حکیم نے جو علاج — ہے اوسی پر عمل جہان مین آج

چہید کر اوسکا حنجرہ جلدی — چاندی یا سونے کی لگا دی نلی

[illegible]

ابن ہیثم تہا وہ حکیم جلیل — لکہی تثلیث زاویہ پہ دلیل

علم یونان سب اوسپہ تہی ظاہر — حکما کی زبان سے تہا ماہر

ہوا اون قاعدون کا اوس سے ظہور — جس سے آسان ہو بنانا جسور

حرکت چاند کی جو ہے وضعی — منضبط اوس نے اوثابت کی

دی مناظر کے فن کو وہ وسعت — کہ اوسے کہئیے موجدِ حکمت

لکہہ گیا ہے وہ فاضلِ علام — گرمی و روشنی بہی ہین اجسام

[illegible]
نظر سے گذرا کہ ابن ہیثم سے پہلے ہی یہہ مسئلہ تحقیق کر چکا ہے ۱۲

راصد بے بدل ابوریحان — لقب اوسکا ہے اوستاد جہان

کی جو واحد کی جیب استخراج — اوسکا احسان ہندسون پہ ہے آج

پھرتے ہین گرد شمس سیارات — اوسنے اس بات کا کیا اثبات

اوسنے اس مسئلہ کی کی تنقیح — کس طرح سے کرہ کی ہو تسطیح

سر مین سودا تھا علم و حکمت کا — نہ لیا درد سر وزارت کا

ہند مین آکے سنسکرت پڑھی — اسکو تحقیق کہتے ہین علمی

[illegible]

قطب علامہ راصد یکتا — تھی نظر جسکی آسمان پیما

اوج زہرہ اوسے ہوا محسوس — اوسنے باطل کی راے بطلیموس

ناپا سورج کا اقرب الابعاد — اور عطارد کا ابعد ارصاد

اس سے ثابت کیا بحکم یقین — زہرہ دونو کے درمیان مین نہین

[illegible]

وہ محاسن شجاع خوارزمی — سارے عالم مین دہوم ہی جنکی

کیا جبر و مقابلہ کو عیاں — خوش چین ہے اونہیں کا سارا جہاں

تہا امیہ جو ابن عبد عزیز — صاحب علم و صاحب تمیز

اوس نے ڈوبا ہوا نکالا جہاز — تہا وہ جر ثقیل یا اعجاز

ابن یونس منجم یکتا — ہوا موجد گھڑی کے لٹکن کا

ابن خلدون حکیم فرزانہ — اوسکا برسون رہیگا افسانہ

فن تاریخ کے لکھے وہ اصول
جس سے معقول ہو گیا منقول

جس مین کامل ہے قوت نظری — ذہن اوسکا ہے منزل قمری

یہہ ودیعت جو کبریا کی ہے — خود ہر ایک علم و فن سکھاتی ہے

جس نے اس کو بنا لیا استاد — قید تقلید سے ہوا آزاد

نہین چندان ضرور ہے اسباب — نہ مدرس نہ مدرسہ نہ کتاب

التزام نظر کرو حاصل — نہین ممکن نہ علم ہو حاصل

ڈہونڈہیگا جو وہ پائیگا ہی ضرور — کہ ہے کرتے کی دنیا مشہور

شیخ ابو نصر ترک فارابی — جس سے حکمت نے پائی شادابی

تہا وہ اک باغبان بیچارہ — شہر بغداد مین تہا آوارہ

دن کو حاصل نہ تہا فراغ اوسے
شب کو ممکن نہ تھا چراغ اوسے

سرگذشت اس حکیم کی ہے عجب
ہوا تحصیل علم کا یہہ سبب

کہ ارسطو کی کچھ کتابین تہین
پاس اسکے کسی نے رکھوا دین

دیکھنے سے اوسی کے شوق ہوا
سیر باغ نظر کا ذوق ہوا

لطف اس طرح کا ہوا حاصل
جس کو مدت سے ڈہونڈہتا تہا دل

بندہ گئی جب سے ایک دھن اوسکو
رہی ہر دم ادہیڑ بن اوسکو

اوڑ گئی دن کی بہو کہہ شب کی نیند
شوق مین کیسی بہو کہہ کیسی نیند

کسی ڈیوڑہی پہ دیکہتا جو چراغ
وہین پڑہنے کو جاتا چہوڑکے باغ

ترجمہ سمجہے تا بہ آسانی
سیکہہ لی خود بہی وہ سنسکرت یونانی

حل کیا یون ہی سب مسائل کو
وا کیا عقدہاے مشکل کو

ہوا جاری قلم سے بحر علوم
پڑ گئی اک عرب عجم مین دہوم

لیچلا شوق اوسے سیاحت کا
شہرہ پہیلا سنے علم و حکمت کا

اک کتب خانہ اصفہان مین تہا
مثل جسکا نہین جہان مین تہا

تہا خزانہ جو سب تراجم کا
نام اوسکا عنوان حکمت تہا

ترجمہ لیکن اکثر ایسے تہے
خود مترجم جسے نہ سمجہے تہے

ابن آوی و ابرش و بطریق — اور ابو نوح اور بن بطریق
اصطفن ابن رابطہ قسطا — اور عبد المسیح اور عیسیٰ
علم حکمت کے یہہ نہ عالم تھے — تھے اگر تو نرے مترجم تھے
خلط مبحث فقط تھا انکا کام — ترجموں میں تھا خبط بود تمام
سب رسالہ نہیں وثابت کے — اختلاف انتہا کا رکھتے تھے
وہ کتابیں تھیں یکقلم متروک — اصل مطلب میں سیکڑوں تھے شکوک
اک مکان میں تھی یونہیں تصنیفات — مقبرہ میں ہوں جس طرح اموات
پہنچا جب یہہ حکیم فرزانہ — ہوگیا زندہ وہ کتب خانہ
عہد وہ علم کے فتوح کا تھا — دور منصور ابن نوح کا تھا
اوسکی خواہش تھی یہہ تو پہنچی — کہ ہو تہذیب ان تراجم کی
شیخ سے اوس نے التماس کیا — اس نے کہنے کا اوسکے پاس کیا
کچھ دنوں کرکے اصفہاں میں قیام — طے کیا اس نے مرحلہ وہ تمام
بعد ارسطو کے دوسری تہذیب — فلسفہ کو نہیں ہوئی تھی نصیب
وہ مسائل تھے درہم و دینار — اسکی طبع سلیم تھی معیار
کرکے تہذیب ترجموں کی تمام — رکھا تعلیم ثانی اوسکا نام

اوس سے پہلے علوم یونانی | نام نکلا معلم ثانی

چھوڑ کر اوسنے مولد کو یونہین | ہو گیا خود روانہ اور کہین

[illegible]

[illegible]

شوق اوسکو بڑا سیاحت سے | تک کے بیٹھا کہین نہ راحت سے

چار دن کے لیے گیا وہ جہان | باتون باتون مین سیکھی ان کی زبان

ہے ریاضی کا شعبہ موسیقی | اسمین بھی معرفت تھی تحقیقی

پہلے پیتھاگری ہوا ناتک | ہے ابو نصر دوسرا ناتک

اہل تاریخ نے لکھا ہے یہ ذکر | سنکے حیرت کرینگے صاحب فکر

بزم مین سیف ابن حمدان کی | ہوا اک دن ورود فارابی

جمع تھے مست چل رہی تھی شراب | ساغرون مین اوبل رہی تھی شراب

کی مدارات یون ادا شہ نے | بادہ خواری مین کی صلا شہ نے

نوش لیکن نہ کی شراب اس نے | اور کیا ظاہر اجتناب اس نے

پوچھا سلطان نے - ہے سماع کا شوق | بولا - ہان اس سے رکھتا ہون کچھ ذوق

گائین سب جو فن مین تھین ماہر | حکم سلطان سے ہو گئین حاضر

تار چھیڑنے لگے قیامت خیز — رگِ سودا کی طرح شور انگیز
حبشی یون الاپین جلسہ مین — باغ مین جیسے کوئلین کوکین
وہ سُر دینگی صدا وہ تال وہ سم — راگ نے لے لیا ہوا مین جنم
ارغنون کی طرح وہ محفل ناز — ہوگئی ایک دم مین پر آواز
معرفت تھی حکیم کی بے لاگ — تار سجتے ہی بوجھتا تھا یہہ راگ
اہل مجلس دکھا چکے جو کمال — شیخ نے تب جھٹک دیا رومال
نکلے آلات اوس مین سے سات آٹھہ — اور بجانے لگا یا کونسا ٹھاٹھہ
ایک گت مین رُلا دیا سب کو — دوسری مین سلا دیا سب کو
راگ کا رنگ بندھ گیا یان تک — بے خبر سو رہا تھا دربان تک
سب کو اوس نے جو بے خبر پایا — اوٹھہ کے محفل سے خود چلا آیا
یہہ روایت بھی ہے قریب یقین — نکل آئی تھی اک کتاب کہین
تھی وہ تصنیف سے ارسطو کی — اوس پہ خود لکھہ گیا تھا فارابی
مین نے پڑھنے مین اسکے کی تکرار
پڑھ گیا ہون اسے مین دو سو بار
دل مین سوچے گا کب او جاہل — ہے ہم تو نہین کسی قابل

کرو کوشش تو سیکھ لو وہ علوم ‏ جو ابھی تک نہین ہوئے معلوم

یہہ وہ دریا ہے جس کی تہاہ نہین ‏ ملے جو ہو بچا سکے یہہ وہ راہ نہین

طالبِ علم آپ اگرچہ ہین ‏ ابھی پیدا ہون سیکڑون راہین

ہے جو تحصیلِ علم کا سودا ‏ چاہیئے امتحان و استقرا

دل مین جو جو کہ احتمال آئین ‏ نہ وہ بے امتحان رہ جائین

یہی تحصیل ہے کتاب یہی ‏ طلب علم و اکتساب یہی

کام آتا نہین ہے محض قیاس ‏ ناتوان ایسے علم کی ہو اساس

پڑھ لئے تمنے مختلف اقوال ‏ یہہ نہ سمجھے ہے اصل مین کیا حال

ہے یہہ ذکرِ محمدِ رازی ‏ کہ اوسے امتحان مین ایسی تھی

اوسنے تحلیل بول کی یان تک ‏ سیکڑون مرتبہ نکالا نمک

تب کہین جا کے مسئلہ یہہ کھلا ‏ طفل کے بول مین نمک ہے سوا

[illegible]

تذکرہ کے ہے قابل استقرا ‏ ابن رومیہ نباتی تھا

چھان مارا ہر ایک مرز و بوم ‏ اور ہر ساحل بحیرۂ روم

نہ چھٹے اوس سے وادی و کہسار ‏ نہ بچا کوئی منبتِ اشجار

لیتا پھرتا تھا علم و فن کا سبق | پتہ پتہ کتاب کا تھا ورق
سب عقاقیر سب حشیش و شمیم | سبز رو اعشاب اور جسیم و عمیم
لکھا ہر ایک کا مفصل حال | سب طبائع خواص اور افعال
کر دیا گر و نام جالینوس | ہو گیا سر و دیسقوریدوس

ہوتے ہین اس طرح کے طالب علم
کہلتے ہین اس طرح مطالب علم

ذکر اسلاف تا بکے حیدر | یہہ تو مضمون غیر ہی حیدر
تا کجا اہل مصر کا آئین | تا کجا اتباع خیر الدین
رہی اہل جہان مین ہل کے | بس بہہو لے نہ بہور ئے دل کے
چال بہتی نہین سجہے حاشا | چل چکے ہون جسے چلی پاشا
ہمنے مانا کہ تو رہا نہین کم | بڑہ گیا ایک سب سے چار قدم
خفتہ بختون کو پہر بہی نفع نہین | ایسے چہینٹون مین جو نکتی ہین کہین
اور بزرگون کے علم پر کیا فخر | فخر تو وہ ہے جو ہوا اپنا فخر
طنز گیا یہہ اہل یورپ پر | ہوئے ہم سے وہ فیض یاب اگر
ہے یہی مقتضای عادت دہر | ہوی واقع یونہین طبیعت دہر

کسب کرتی ہے دولتِ لاحق — ہنر و علم اُمتِ سابق
خود جو آلودہ ہون جہالت مین — طنز کیا اہل علم پر وہ کرین
فخر اور طنز اہل یورپ پر — حال اپنا اونہین سے سن سن کر
ذکر اسلاف پر سرور و فرح — نہین زیبا مجوسیون کی طرح
یادگار اونکے اب رہے کمتر — اب تو ہین قل اعوذ ہی لی اکثر
اہل مطلب ہین سب اور اہل غرض — ہو گیا ہے انہین ریا کا مرض
چند جاہل بصورتِ علما — چند ابلہ بہیئتِ حکما
آپ نے بس یہہ کی بڑی تحقیق — کی طہارت کے باب کی تحقیق
کچھہ فرائض کئے جو نوک زبان — ہو گئے بس بڑے ریاضی دان
نہ تو ہیئت نہ ہندسہ نہ حساب — نہ مجسطی نہ علم اصطرلاب
نہ ہے علم اکر نہ علم مماس — کوئی پوچھے تو دانتے کے ہین حواس
قمر فی الشمس جب نہ پہچانین — خیطِ ابیض کو پھر یہہ کیا جانین
ہے نمازون مین اجتہادِ مزید — سمتِ قبلہ مین کرتے ہین تقلید
عرض کو کب کا جب نہین ادراک — ہو گئے عرضِ بلد سے واقف کیا
جب کہ عرضِ بلد نہین معلوم — قبلہ اوسے حزد نہین معلوم

فن جغرافیہ کا ہی نہ اثر　　نہ تواریخ کی ہے انکو خبر
ہوئی مفتوح کیونکر جو زمین　　خاک بھی انکو اوسکا علم نہین
ملک اسلام کے حدود و ثغور　　جانتے ہون بھلا کہان یہہ شعور
حفظ قرآن کے ہوئے حافظ　　اہل اسلام کے بنے واعظ
آپ سیکھ لی فقط قرأت　　ہوئی اسلام کے لئے حجت
مفتی روزہ و نماز ہوئے　　سند منڈا کے ہی سرفراز ہوئے
زہد کی ہی دلیل بنی وگوش　　ہین یہہ گھونگھے کی طرح خانہ بدوش
اب یہہ عزلت نشین غشمشم ہین　　اب یہہ خطریف ہین غطمطم ہین
تاک فطرہ کی اور حرص زکوٰۃ　　فکر بیع و شرائی صوم و صلوٰۃ
جَمَعَ المَالَ ثُمَّ عَدَّدَهُ　　مَالُهُ فِي الجَحِيمِ أَخلَدَهُ
تم کو تسبیح سے تھا کیا سروکار　　کیون نہ تمنے پہن لیا زنّار
مکر سے اک پہن لیا خرقہ　　اور بن بیٹھے ہادی فرقہ
پیٹ کے واسطے یہ مکاری　　اِتَّقُوا حُفرَةً مِنَ النَّار
اِنَّ عُجبًا وَ سُمعَةً وَرِيَاءَ　　سُكرٌ كَالسُّلافَةِ الصَّهبَاءِ
دہن خشک اور اوس پہ بھوسی　　هَل يَكُونُ الزَّرعُ فِي اليَبَسِ

وبحکم حلقت رؤسکم　　بعد ما اظلمت نفوسکم

یوم صلیتم وایانا　　اقتدینا بکم وشیطاننا

ما لکم تحسبون من فی　　ما لکم لستم علی شیٔ

ضرۃ من دراھم الغیر

جزء کم تحسبون کالابر

دکن کے آنے والوں میں ظہوری میرا ہم صفیر و ہم سخن اور ہم زبان و ہم فن گذرا ہے اس سے پہلے اوس نے بھی ایک راگ گایا تھا لیکن میری اوسکی دھن میں بڑا فرق ہے وہ ترانہ شاعرانہ ہے اور یہہ ارشاد و عظانہ - وہ نشتکدہ حرفیات ہے یہہ عبرتکدہ عزیزان وہ سراپا مدح ہے یہہ سراسر قدح - اوسمیں اطناب لایعنی ہے - اسمیں ایجاز پر معنی

تلک سفسطۃ ظھرت　　وھذہ سفسطۃ تمت

راقم اثم

علی حیدر طباطبائی